تعــارف کتب

سیرت احمد مجتبی (ظہور قدسی سے مسجد قباء تک)

سیرت نگار۔ شاہ مصباح الدین شکیل ۔

ناشر۔ پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ، کراچی ۔

سائز۔ ۱۸×۲۲/ ۸

کاغذ ۔ آفسٹ پیپر ۔ کتابت و طباعت معیاری ۔

صفحات ۵۱۲ ۔

کسی کتاب کے معیاری اور مستند ہونے کا اوّلین معیار یہ ہے کہ اس کے مآخذ و مصادر کو دیکھا جائے کہ وہ کس درجے کے ہیں اگر اخذ و استنباط کے ذرائع اور معادن کمزور ہیں تو ظاہر ہے کہ ان سے لیا جانے والا مواد بھی قابل اعتماد نہ ہوگا لیکن اگر مصادر ٹھوس اور مستند ہیں تو اس سے ماخوذ مواد بھی اس قابل ہوگا کہ اس پر اعتماد کیا جائے ۔ اس نقطہ نظر سے زیر نظر کتاب یقیناً اس درجہ کی ہے کہ اسے سیرت النبی کے اس ذخیرے میں رکھا جا سکے جو اہل علم و فضل کی نظر میں وقیع اور مستند ہے ۔

کتاب کے اکثر مآخذ و مصادر اگرچہ اردو میں لکھی جانے والی کتابیں ہیں یا عربی کتب کے اردو تراجم ہیں ۔ لیکن جن اردو کتب کو مأخذ و مصدر کے طور پر استعمال کیا ہے، ان میں سے بیشتر کتب کو درجہ استناد حاصل ہے ان کے اپنے مصادر انتہائی مستند اور قابل اعتماد ہیں اور ان حضرات نے کوئی بات بےحوالہ نہیں لکھی ۔

ان کتب میں بطور خاص قاضی سلیمان منصور پوری کی ,,رحمة للعالمین،، مولانا عبد الرؤف دانا پوری کی ,,اصح السیر،، مولانا اشرف علی تھانوی کی ,,نشرالطیب،، مولانا محمد ادریس کاندھلوی کی ,,سیرة المصطفی،، مولانا حفظ الرحمن سیو ھاروی کی ,,قصص القرآن،، اور ڈاکٹر محمد حمیداللہ کی ,,محمد رسول اللہ،، ,,عہد نبوی میں نظام حکمرانی،، اور ,,رسول اکرم کی سیاسی زندگی،، قابل ذکر ھیں۔

جن عربی کتب کے اردو تراجم سے استفادہ کیا ہے وہ بھی اکثر و بیشتر قابل اعتماد ھیں، مثلاً ۔ الطبقات الکبریٰ کا ترجمہ، تاریخ ابن خلدون کا ترجمہ، الشفا قاضی عیاض کا ترجمہ، اور الخصائص الکبریٰ کا ترجمہ ۔

کسی کتاب کو اچھا یا برا کہنے کا دوسرا معیار اس کا اسلوب، اور انداز بیان ہے ۔ اگر مضامین حسن ترتیب سے عاری، اور زبان مشکل و پیچیدہ ہے تو اس کتاب کے بارے میں کوئی اچھی رائے دینا دشوار ھو جاتا ہے ۔ لیکن اگر زبان و بیان شگفتہ ہے اور قاری کی توجہ اپنی طرف کھینچنے کی صلاحیت رکھتی ہے تو پھر ایسی کتاب کو اچھی اور معیاری کتاب کہنے میں کوئی رکاوٹ باقی نہیں رھتی ۔

سیرت النبی جیسے سنجیدہ اور مقدس موضوع پر لکھی جانے والی کتاب میں اگر ادب اور انشاء کی چاشنی نہ ھو تو یہ کوئی خامی نہیں کہلا سکتی ۔ بلکہ اس قسم کی کتابیں انشاء پردازی کے تکلف سے بےنیاز ھوتی ھیں لیکن زیر تبصرہ کتاب میں پڑھنے والا قدم قدم پر زبان و ادب کی چاشنی محسوس کرتا ہے ۔ زبان و بیان کی شگفتگی کا ایک نمونہ ملاحظہ کیجئیے ۔

,,دیواریں اس حد پر پہنچیں جہاں حجر اسود نصب کرنا تھا تو ہر قبیلہ کی انا نے سر اٹھایا ۔ یہ اعزاز وہ تنہا حاصل کرنا چاھتا تھا؛ مارنے مرنے پر تل گئے، دعوے کی شدت کے اظہار کیلئے ایک پیالے میں خون بھرا اور اس میں انگلیاں ڈبو کر چاٹنے لگے ۔ جب یہ کیفیت پیدا ہو گئی تو تعمیر کا کام چار پانچ دن کے لئے رک گیا، تناؤ میں کمی آئی تو ایک بوڑھے امیة ابن مغیرہ نے مشورہ دیا کہ اس کام کو اللہ ھی پر چھوڑ دو ۔ کل صبح جو شخص سب سے پہلے باب بنی شیبہ سے حرم میں داخل ہو اسے اپنا ثالث مان لو ۔ سب نے اس سے اتفاق کیا تمام قبائل کے سردار اور افراد جمع ھوئے اور سب کی نظریں باب بنی شیبہ پر جم گئیں ۔ ادھر صفا کی پہاڑیوں کے پیچھے مہر منور جھانکا، ادھر باب بنی شیبہ سے ماہ ھاشمی طلوع ھوا، بےاختیار نقارۂ خلق گونجا ۔ یہ تو امین آ رہا ہے،یہ تو امین آ رہا ہے، ہم اس سے راضی ھیں ۔ قضیہ آپ کے سامنے پیش ھوا ۔ کندھے سے ردائے مبارک اتاری اور صادق و امین نے اپنے دست مبارک سے حجر اسود اس کے درمیان رکھا، ارشاد ھوا تمام قبائل اپنی چار بڑی جماعتوں میں سے ایک ایک نمائندہ چن لیں ۔ پہلی بڑی جماعت نے بنی عبدالمناف میں عتبہ بن ربیعہ، دوسری نے ابوزمعہ، تیسری نے ابو حذیفة بن مغیرہ اور چوتھی نے قیس بن عدی کو اپنا نمائندہ منتخب کیا ۔ انھیں کہا گیا کہ چادر کا ایک ایک کونہ تھام لیں اور اٹھا کر اس دیوار تک لے چلیں، جہاں اسے نصب کرنا ہے۔ کعبہ مقصود تک پہنچے تو مجسم دعائے خلیل نے تعمیر

خلیل میں تکمیلی پتھر یعنی حجر اسود کو اپنے دست مبارک سے نصب کیا ۔ فراست امین نے خانہ جنگی کیلئے خون میں ڈبوئی ہوئی انگلیوں میں ردائے الفت تھما دی اور یوں بحسن و خوبی یہ کٹھن مرحلہ طے ہوگیا ۔ ،،
(ص ۔ ۱۲۷ ، ۱۲۸)

عنوانات کا انداز عام کتب سیرت سے مختلف ہے ۔ عنوانات مختصر ھیں مگر اپنے معنوں کے پورے ترجمان و غماز ۔ اس قسم کے عنوانات میں نے مولانا مناظر احسن گیلانی مرحوم کی ,,النبی الخاتم،، کے سوا سیرت کی کسی اور کتاب میں نہیں دیکھے ۔

زیر تبصرہ کتاب کی داستان کچھ اس طرح ہے کہ، پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی کا ایک مجلہ ,,پی ایس او ریویو،، کے نام سے شائع ہوتا ہے ۔ اس کے ارباب حل و عقد ھر سال ربیع الاوّل کے مبارک مہینے میں (۱۹۷۹ء سے) اس کا سیرت نمبر شائع کرتے ھیں ۔ اس کے تین خصوصی شماروں میں نبی علیہ السلام کی مکی زندگی کا احاطہ کیا گیا ۔ پہلے حصہ میں ولادت با سعادت سے غار حراء تک، دوسرے حصہ میں غار حراء سے ھجرت حبشہ تک ، اور تیسرے حصہ میں ھجرت حبشہ سے مسجد قباء تک کے حالات و واقعات بیان کئے گئے ۔ اس طرح ان تین سیرت نمبروں میں حضور انورؐ کی تیرہ سالہ مکی زندگی کا احاطہ ھو گیا اور اسے ایک علمی کاوش اور ذخیرہ سمجھ کر بھی اور اس جذبہ کے پیش نظر بھی کہ خاتم الانبیاء اور افضل الرسلؐ کی سیرت پاک لکھنے اور شائع کرنے والوں کی صف میں شامل ھونے کی عظیم تر سعادت حاصل ھو جائے ۔ ایک کتاب کی شکل دے دی جو آپ کے اور ھمارے سامنے ہے ۔

کتاب پانچ سو بارہ صفحات پر مشتمل ہے ۔ پچیس مرکزی عنوانات میں تقسیم کیا ہے جن کی ترتیب کچھ اس طرح ہے : ۔

۱ ـ اسلام سے قبل عرب کی حالت،
۲ ـ رسول اکرم کے آباؤ اجداد،
۳ ـ ولادت سرور کائنات
۴ ـ خیر البشر کا دور رضاعت،
۵ ـ والدہ ماجدہ کے ساتھ
۶ ـ عبدالمطلب کے زیر سایہ،
۷ ـ سرور کونین کا بچپن ،
۸ ـ احمد مجتبیٰ کا عہد جوانی،
۹ ـ ازدواجی زندگی،
۱۰ ـ اهل مکه کیساتھ تعلقات،
۱۱ ـ سرور کشور رسالت
۱۲ ـ بعثت کی شہادتیں،
۱۳ ـ منصب نبوت،
۱۴ ـ خفیه دعوت و تبلیغ کے تین سال ،
۱۵ ـ سابقین اوّلین،
۱۶ ـ نبوت کا چوتھا، سال ،
۱۷ ـ نبوت کا پانچواں سال،
۱۸ ـ نبوت کا چھٹا سال،
۱۹ ـ نبوت کا ساتواں سال،
۲۰ ـ نبوت کا آٹھواں سال،
۲۱ ـ نبوت کا نواں سال،
۲۲ ـ نبوت کا دسواں سال،
۲۳ ـ نبوت کا گیارھواں سال،
۲۴ ـ نبوت کا بارھواں سال ،
۲۵ ـ نبوت کا تیرھواں سال ـ

کتاب کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ حضورؐ کی مکی زندگی میں جو حالات و واقعات پیش آئے ان سے متعلق متعدد نقشے اور تصاویر بھی دی گئی ہیں ۔ نقشوں میں حسب ذیل نقشے مفید اور معلومات افزا ہیں ۔

- ★ حضرت ابراهیم علیه السلام کی هجرت (راسته)
- ★ جزیرة العرب بوقت بعثت نبوی ۔
- ★ عرب قبائل کی بستیاں ۔
- ★ جزیرة العرب، تجارتی راستے ۔
- ★ مکه مکرمه ۔
- ★ روم و فارس ۔ ٦٣٠ء میں ۔
- ★ وادی ایمن اور طور سینا ۔
- ★ میقات اور حدود حرم ۔
- ★ مدینه منوره ۔
- ★ سفر هجرت نبوی ۔

مندرجه ذیل تصاویر قابل ذکر ہیں ۔

- ★ جبل نور ۔
- ★ غار حراء
- ★ خانه کعبه ،
- ★ حجر اسود ۔
- ★ طائف کا وہ مقام جہاں حضورؐ نے خطبه دیا ۔
- ★ مسجد قباء ۔

اس کتاب کی ترتیب و تالیف، اور طباعت کا داعیه کیوں پیش آیا اور کس طرح یه کتاب اس مرحلے تک پہنچی ۔ اس کی وضاحت خود کمپنی کے مینیجنگ ڈائریکٹر نے بایں الفاظ کی ۔

,,جب سے میں نے پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ کے سربراہ کی حیثیت سے کام کرنا شروع کیا ہے میں نے سیرت طیبّہ کی روشنی کو پھیلانا اپنا فرض تصور کیا، چنانچہ کمپنی کے ترجمان پی ایس او ریویو کے ماہ ربیع الاوّل کے شمارے ۱۹۷۹ء سے آج تک خصوصی سیرت نمبر کی شکل میں پابندی سے شائع ہو رہے ہیں۔ ۱۹۸۴ء سے ہم نے اس جہت پر ایک نیا تجربہ کیا جو تحقیق و تجسس کے ذوق کی ہمت افزائی تھا۔ میری ہمیشہ سے یہ کوشش رہی ہے کہ پی ایس او سے وابستہ باصلاحیت افراد کو ان کے رجحان طبع کے مطابق پھلنے پھولنے کا موقع دوں، اسی غرض سے صحیح جگہ کے لئے صحیح آدمی کا انتخاب ایک اصول کی طرح ہمیشہ میرے پیش نظر رہا، چنانچہ میں نے اپنے ادارے کی ایک علمی، ادبی اور مذہبی حلقوں کی جانی پہچانی شخصیت کو اس تحقیقی کام پر مامور کیا۔ یہی نہیں بلکہ پبلک ریلیشنز ڈیپارٹمنٹ میں اسلامی تعلیمات اور تاریخی واقعات پر تحقیق کا ایک شعبہ بھی قائم کیا۔ اس شعبہ سے متعلق سینئر ایگزیکٹو شاہ مصباح الدین شکیل نے ربیع الاوّل ۱۴۰۵ھ بمطابق دسمبر ۱۹۸۴ء میں اپنے تحقیقی کام کا پہلا حصہ ,,ولادت سے غار حرا تک،، ربیع الاوّل ۱۴۰۶ھ م نومبر ۱۹۸۵ء میں اس کا دوسرا حصہ ,,غار حرا سے ھجرت حبشہ تک،، اور ربیع الاوّل ۱۴۰۷ھ م نومبر ۱۹۸۶ء میں تیسرا حصہ،، ,,ھجرت حبشہ سے مسجد قباء تک،، شائع کیا۔

(ص ـ ٦، ٧)

همیں امید ہے کہ سیرت طیبّہ کی جمع و تدوین کا یہ سلسلہ یوں ہی جاری رہے گا، اور جس طرح مکی زندگی سے متعلق واقعات پر مشتمل ایک جلد شائع ہو گئی، اسی طرح مدنی زندگی سے متعلق احوال و واقعات کے حوالہ سے بھی ایک جلد شائع ہو جائے گی ۔ اور اس طرح دو جلدوں میں اجمالاً سرور کونین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات پاک کا احاطہ ہو جائے گا ۔

سیرۃ احمد مجتبیٰ پر تبصرہ کر کے مجھے زیادہ خوشی اس بات پر ہے کہ، سیرۃ نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام پر یہ خوب صورت کتاب نہ پاکستان کے کسی ناشر کتب نے شائع کی ہے اور نہ اس کی تالیف و طباعت کا اہتمام کسی علمی و تحقیقی ادارہ کا رہین منت ہے۔

بلکہ ایک ایسی تنظیم اور ادارہ نے اس کی تالیف و اشاعت کی سعادت حاصل کی ہے جسے پاکستان کے لوگ پٹرول اور ڈیزل کے حوالہ سے جانتے اور پہچانتے ہیں ۔

پی ، ایس ، او کی طرف سے اس کتاب کی اشاعت ہمیں اس حقیقت کا احساس دلاتی ہے کہ اگر ہم اپنے دلوں میں یہ عزم پختہ کر لیں کہ ہم خواہ کسی فیکٹری میں ہوں یا دفتر میں،دکان میں بیٹھے ہوں یا کسی درس گاہ، میں، ہمیں اس نظام فکروعمل کے لئے کچھ نہ کچھ کرنا ہے جس پر اذعان و یقین کے ہم دعوے دار ہیں تو بلاشبہ بہت کچھ ہو سکتا ہے اور سب سے بڑا کام یہ ہوگا کہ ہم دین کو خانوں میں بانٹنے کے جرم سے بچ جائیں گے ۔

(محمد میاں صدیقی)